Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
فون ۲۴۹
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت ۳۵ پیسے
جلد ۶۶/۳۱ | ۲۳ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۰ ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مکرم برادرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی تخت ہزارہ و سابق مبلغ سیرالیون آجکل سول ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہیں ابھی تک مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد الدین شاہد مربی ضلع لائلپور)

محترم نواب محمد احمد خانصاحب کیلئے تحریکِ دعا

جیسا کہ کل کے الفضل میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے صاحبزادے محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت خون میں پیشاب آنے کی وجہ سے کراچی میں بہت علیل ہے۔ آپ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے خاص توجہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

(ا) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں ہیں جو اس مبارک تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں لیکن ابھی تک نہیں ہوئے (ب) آپ کی جماعت میں ایسے احباب تو نہیں جنہوں نے ابھی تک ۳/۱۵ ادا نہ کیا ہو۔ (ج) کیا آپ نے سالِ رواں کی وصولی اس طرح شروع کر دی ہے کہ سال ختم ہونے سے قبل جو ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء کو ختم ہوگا ہر وعدہ کنندہ سے ۴/۱۵ وصول ہو جائے اور کوئی کمی نہ رہے۔

اپنی مساعی کو تیز تر کیجئے۔ ایک عظیم کام آپ کے سپرد ہے ساری دنیا میں انشاء اللہ اسلام کو غالب کرنا ہے اس کے لئے ہمیں عظیم قربانیاں کرنا ہوں گی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کو اللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں بہشت عطا فرما دیتا ہے

اِسی دُنیا کا بہشتِ موجود دوسرے عالَم میں اس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوں گی بلکہ اِنسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظِل ہیں اور یہی اس کی سچّی فلاسفی ہے۔ وہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔ مومن کے لئے ہر حال میں اِسی دُنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے۔ اِسی عالَم کا بہشتِ موجود دوسرے عالَم میں اس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔ پس یہ کیسی سچّی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اِسی دُنیا میں لذّت شروع ہو جاتی ہے اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اِسی دُنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالَم میں بھی باغ اور نہریں کُھلے طور پر محسوس ہوں گی۔ اسی طرح پر جہنّم بھی انسان کی بے ایمانی اور بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ جیسے جنّت میں انگور انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے ویسے ہی جہنّم میں زقوم کے درخت کا وجود بتایا ہے اور جیسے بہشت میں نہریں سلسبیل اور زنجبیلی اور کافوری نہریں ہوں گی اسی طرح جہنّم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبّر اور انانیّت سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کے نتیجہ میں زقوم کا درخت دوزخ میں ہوا اور وہ بداعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبّر و خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہ وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۱۰ اگست ۱۹۷۷ء

حقیقی ایمان اور نفاق میں امتیاز کا ذریعہ

الٰہی جماعتیں دو قسم کے خطرات کا کامیابی سے مقابلہ کرکے آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جاتی ہیں ان میں سے ایک بیرونی خطرہ ہوتا ہے اور دوسرا اندرونی۔ بیرونی خطرہ حق کے کھلے مخالفوں کی طرف سے برپا کیا جاتا ہے اور چونکہ وہ ظاہر و باہر ہوتا ہے اس لئے اس کا مقابلہ کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ اندرونی خطرہ حق کے پوشیدہ دشمنوں یعنی منافقوں کی طرف سے سر اٹھاتا ہے اور چونکہ منافق خود پوشیدہ ہوتے ہیں اور بناوٹی ایمان کے پردہ میں خود مومنوں میں گھسے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے ان کی طرف سے جو خطرہ لاحق ہوتا ہے وہ بھی ابتداً اندر ہی پوشیدہ ہی ہوتا ہے اور اس خطرہ کا مقابلہ کرنا اور اس سے بچنا آسان نہیں ہوتا وہ خطرہ اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا ہوتا ہے ——— اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت الٰہی جماعتوں کیلئے بیرونی خطرہ کی شکل میں ایک ابتلاء وارد کرتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے اندرونی خطرہ بھی از خود ظاہر ہو جاتا ہے اور مومن اس سے آگاہ ہو کر اس کے سدّباب کی فکر میں بھی لگ جاتے ہیں۔ اس طرح وہ بیک وقت بیرونی اور اندرونی ہر دو قسم کے خطرات کا کامیابی سے مقابلہ کرکے شاہراہ ترقی پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے بسا اوقات اللہ تعالیٰ بیرونی خطرہ یعنی ابتلاء وارد ہی اس لئے کرتا ہے کہ منافقوں کے ننگا ہو جانے کی وجہ سے اندرونی خطرہ ظاہر ہو جائے اور مومن اس سے آگاہ ہو کر اس سے اپنا بچاؤ کر لیں۔ وقفہ وقفہ سے الٰہی جماعتوں پر ابتلاء آنے میں ایک بڑی حکمت یہی ہوتی ہے کہ منافقوں کا نفاق ظاہر ہونے سے وہ کھل کر سامنے آجائیں اور ان کی ریشہ دوانیوں کے طشت ازبام ہونے کی وجہ سے ان کے ضرر سے بچا جا سکے۔ ابتلاؤں میں پوشیدہ اس حکمت پر اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝"

(العنکبوت آیات ۳ تا ۵)

ترجمہ: کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔ کیا وہ لوگ (یعنی منافق) جو برائیاں (یعنی اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں) کرتے ہیں اس گمان میں ہیں کہ وہ ہماری سزا سے بچ جائیں گے؟ ان کا (یہ) فیصلہ بہت برا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی حکمت بیان فرمائی ہے کہ ان کے ذریعہ سے وہ حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں فرق ظاہر کر دیتا ہے۔ سو گویا منافق ننگے ہو کر سامنے آجاتے ہیں اور ان کی ریشہ دوانیاں طشت ازبام ہو جاتی ہیں۔ یہ بہت بڑا فائدہ ہے جو ابتلاؤں سے مومنوں کو پہنچتا ہے۔ اس میں شک نہیں ابتلاؤں کے دوران مومنوں کو تکالیف اٹھانی اور مصائب برداشت کرنا پڑتے ہیں لیکن ساتھ کے ساتھ انہیں چھپے ہوئے منافقوں اور ان کے مخالفانہ منصوبوں کا بھی علم ہو جاتا ہے اور وہ ان سے بچاؤ کی تدابیر کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ ابتلاء بھی دور کر دکھاتا ہے اور منافقوں کے ضرر سے بھی بچا لیتا ہے۔ اس طرح الٰہی جماعت کے افراد اندرونی اور بیرونی ہر دو قسم کے خطرات سے محفوظ ہو کر نئی ترقیوں اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتلاء میں پوشیدہ اس حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"درحقیقت اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے بلکہ بھول جاتے ہو۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ مومن کو دورنگی اختیار نہیں کرنی چاہیئے۔ بزدلی اور نفاق ہردو مومن سے دور رہتے ہیں۔

ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کرکے دکھا دیا ایسا ہی تم بھی ان کے نقش قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زمانہ پر غور کرو کہ جب دشمن قریش ہر طرف سے شرارت پر تُلے ہوئے تھے اور انھوں نے آپؐ کے قتل کا منصوبہ کیا۔ وہ زمانہ بڑا ابتلاء کا زمانہ تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو حق رفاقت ادا کیا اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ یہ طاقت اور قوت بجز صدق ایمان کے ہرگز نہیں آسکتی۔ آج جس قدر تم لوگ بیٹھے ہو اپنی اپنی جگہ سوچو کہ اگر اس قسم کا کوئی ابتلاء ہم پر آجائے تو کتنے ہیں جو ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ مثلاً گورنمنٹ کی طرف سے ہی یہ تفتیش شروع ہو جائے کہ کس کس شخص نے اس شخص کی بیعت کی ہے تو کتنے ہوں گے جو دلیری کے ساتھ کہہ دیں کہ ہم مبائعین میں داخل ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بات سن کر بعض لوگوں کے ہاتھ پاؤں سن ہو جائیں گے اور ان کو فوراً اپنی جائدادوں اور رشتہ داروں کا خیال آجائے گا کہ ان کو چھوڑنا پڑے گا۔ مشکلات کے وقت ساتھ دینا ہمیشہ کامل الایمان لوگوں کا کام ہوتا ہے اس لئے جب تک انسان عملی طور پر ایمان اپنے اندر داخل نہ کرے (باقی صفحہ ۵ پر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سکیم

"حزب مہدیؑ کے مقدّر میں ہے یہ فتح مبیں"

دن وہ نزدیک ہیں جب دور اندھیرا ہوگا — ساری دنیا میں سویرا ہی سویرا ہوگا
نور قرآں سے ہر قوم منوّر ہوگی — حق کی توحید کا ہر دل میں بسیرا ہوگا
گلشن دیں میں بہاریں ہی بہاریں ہونگی — پھر خزاؤں کا کبھی اس میں نہ ڈیرا ہوگا
غالب آئے گا سب ادیان پہ دین اسلام — حق نے باطل کو ہر اک سمت سے گھیرا ہوگا

حزب مہدیؑ کے مقدّر میں ہے یہ فتح مبیں
للّٰہ الحمد کہ سر اس کے یہ سہرا ہوگا

چند روزہ ہے یہاں زندگی اپنی اے دوست — پھر نہ اپنا کبھی اس سمت کو پھیرا ہوگا
اپنے مزرع سے وہی کاٹیں گے ہم حقیقتاً ہیں — بیج جس صنف کا دنیا میں بکھیرا ہوگا
بھول مت لے گا خدا حشر میں جب سب سے حساب — ساتھ اپنے کوئی چھوٹا نہ وڈیرا ہوگا
کیوں نہ ہم موت سے پہلے اسے راضی کرلیں — ورنہ فردوس میں اس کی نہ بسیرا ہوگا
جوبلی فنڈ کا وعدہ تو وفا کرتا رہ — بڑھ کے ہر سودے سے پھر سودا یہ تیرا ہوگا
جاری القائے الٰہی سے ہوئی ہے یہ سکیم — دور اب اس سے ہی باطل کا اندھیرا ہوگا

مال اپنا رہ مولیٰ میں لٹا دے صدیق
کم نہ اس طرح ذخیرہ کبھی تیرا ہوگا

——(محمد صدیق امرتسری۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ وفجی)——

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعہ کی تعطیل کے لئے
جماعت احمدیہ کی مساعی اور عملی اقدام

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

یہ خوشی کی بات اور ایک نہایت مستحسن اقدام ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں جمعۃ المبارک کی دینی اہمیت کے پیش نظر اب اتوار کی بجائے جمعہ کو ہفتہ واری تعطیل ہونے لگی ہے۔ جیسا کہ الفضل میں پہلے تفصیل شائع ہو چکی ہے۔ اسلامیان برصغیر ہند کی طرف سے یہ مطالبہ سب سے پہلے اب سے تقریباً ۸۰ سال پہلے حکومت کے سامنے رکھنے کی سعادت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت ہی کو نصیب ہوئی تھی۔ بلکہ اس کے بعد دوسری مرتبہ ۱۹۱۱ء میں بھی اس مطالبہ کی تحریک جماعت احمدیہ ہی کی طرف سے اٹھی جس کے بعد حکومت ہند کے سامنے اسے مسلمانان برصغیر کی طرف سے پیش کر دیا گیا۔

چونکہ پہلی دفعہ یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو اس مطالبہ کی دستاویز پر گورنمنٹ آف انڈیا نے توجہ نہ دی یا منظور نہ کر سکی جو کہ برصغیر کے تمام مسلمان فرقوں کے نمائندگی میں پیش کی گئی تھی اس لئے اس کے بعد اسی سلسلہ میں جماعت کی طرف سے گورنمنٹ برطانیہ سے دوسری بار مطالبہ اور کوشش کی گئی جو بفضلہ تعالیٰ ایک حد تک کامیاب رہی۔ چنانچہ جب گورنمنٹ برطانیہ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو ہندوستان کے دار الحکومت دہلی میں جارج پنجم شہنشاہ ہند کی رسم تاجپوشی ادا کرنے کا اعلان کیا تو جماعت احمدیہ کے امام حضرت مولانا حاجی الحرمین حکیم نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک میموریل تیار کیا جس میں وائسرائے ہند کی معرفت شاہ جارج پنجم سے یہ درخواست کی گئی کہ اگر حکومت مسلمانوں کو جمعۃ المبارک کی پوری تعطیل نہیں دے سکتی تو کم از کم دو اڑھائی گھنٹہ کی رخصت برائے نماز جمعہ عنایت کی جائے۔

اس دستاویز میں جمعہ کی اہمیت کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے لکھا:-

"جمعہ کا دن اسلام میں ایک نہایت مبارک دن ہے اور یہ مسلمانوں کی ایک عید ہے بلکہ اس عید کی فرضیت پر جس قدر زور اسلام میں دیا گیا ہے ان دو بڑی عیدوں پر بھی نہیں دیا گیا جن کو ہر خاص و عام جانتے ہیں۔ بلکہ یہ عید نہ صرف عید ہے بلکہ اس دن کے لئے قرآن کریم میں یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ کر مسجد میں جمع ہو جاؤ۔"

(بدر ۲۹ جون ۱۹۱۱ء)

اس دستاویز کے آخر میں مسلمانان برصغیر کو مخاطب کرتے ہوئے حضور رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ:-

"ہمیں غرض صرف اس امر سے ہے کہ جملہ اہل اسلام کے اتفاق سے جیسی کہ یہ ضرورت متفقہ ہے یہ درخواست حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو اور یہ غرض نہیں کہ ضرور ہم ہی اس کو پیش کرنے والے ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے اسلئے ہم نے اسے پیش کر دیا ہے۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو جو صرف اس وجہ سے اس کے ساتھ اتفاق نہ کرے کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجیں گے بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا کوئی مناسب انتظام کر لیا جائے۔"

(المعلن۔ نور الدین
خلیفۃ المسیح الموعود قادیان
ضلع گورداسپور۔ یکم
جولائی ۱۹۱۱ء)

چنانچہ حضرت خلیفہ اول مولانا نور الدین امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ کے اس میمورنڈم کو مسلمانوں نے متفقہ طور پر پسند کیا البتہ علی گڑھ کے بعض لوگوں کی طرف سے کہا گیا کہ اسے آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے پیش کیا جائے تو زیادہ مناسب رہے گا۔ اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا:-

"بہت اچھا ہمیں تو اصل مقصد سے غرض ہے۔"

چنانچہ یہ میموریل پھر احمدی اور غیر احمدی سب مسلمانوں کی طرف سے متفقہ طور پر پیش ہوا اور گورنمنٹ نے منظور بھی کر لیا اور اس طرح جماعت احمدیہ کی طرف سے کی گئی یہ دوسری کوشش اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی اور جمعہ کے روز مسلمانوں کو دو گھنٹہ کی چھٹی ہونے لگی۔ یہ الگ سوال ہے کہ بعد میں اس رخصت سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا جاتا رہا۔

اخبارات میں تائید

حضرت امام جماعت احمدیہ رض کی اس اہم دینی تحریک اور میمورنڈم کی تائید اس وقت کے اخبارات الاسلام (لاہور)۔ اہلحدیث (امرتسر) اخبار افغانستان، اخبار ملت (لاہور) اور اخبار زمیندار (لاہور) نے اپنی اشاعتوں میں بڑے پرزور الفاظ میں کی تھی۔ چنانچہ زمیندار نے لکھا:-

"اس ضروری اور اہم تحریک کی سعادت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے حصہ میں آئی ہے جنہوں نے قادیانی جماعت کے پیشوا کی حیثیت سے تمام مسلمانان ہند کی توجہ کو اس طرف مبذول کیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہ ہو گا جو ایسے میموریل کے گزارنے کو بہ نگاہ احسان نہ دیکھے۔"

اخبار اہلحدیث امرتسر نے لکھا:-

"حکیم صاحب نے ایک اشتہار سب مسلمانوں کی اتفاق رائے اور تائید کے لئے اس امر کے متعلق دیا ہے کہ دربار تاجپوشی دہلی کے موقع پر گورنمنٹ سے ایک میموریل کے ذریعہ جمعہ کی نماز کے لئے ۲ گھنٹہ کی تعطیل حاصل کی جائے اور بذریعہ سرکاری سرکلر سرکاری دفاتر، اسکولوں اور کالجوں میں تعطیل ہونی چاہیئے۔ حکیم صاحب کی رائے سے ہم متفق ہیں۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہارم ص۴۰۶)

اب جبکہ ہمارے وطن عزیز پاکستان کی انتظامیہ نے اتوار کی بجائے جمعۃ المبارک کو ہفتہ واری یوم تعطیل قرار دے دیا ہے تاکہ سب مسلمان اہل وطن اس مبارک دن کی اہمیت اور فرضیت کو سمجھتے ہوئے نماز جمعہ ادا کر سکیں تو یہ امید کی جاتی ہے کہ اس اسلامی عید کے دن کی تقدیس اور حرمت کا پورا پورا خیال رکھا جائیگا۔

عملی اقدام

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سلسلہ میں عملی قدم بھی سب سے پہلے جماعت احمدیہ نے ہی اٹھایا اور اسکے اندرون اور بیرون ملک میں قائم کردہ تمام تعلیمی اداروں سکولوں کالجوں اور جامعات میں پاکستان بننے سے پہلے اور بعد بھی حکومت وقت کی اجازت سے اتوار کی بجائے جمعہ کو ہی ہفتہ واری تعطیل کی جاتی رہی درآنحالیکہ ان متعلقہ ممالک اور خود پاکستان کی حکومت بھی اپنے تعلیمی اداروں میں اتوار کو ہی تعطیل کرتی تھی۔ ممالک مغربی افریقہ میں نصف صدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بھی بہت پہلے سے جماعت احمدیہ کے سکول اور کالج قائم ہیں وہاں بھی ابتداء سے اس اسلامی شعار یعنی جمعہ کے تقدس اور اہمیت کی وجہ سے متعلقہ حکومتوں کی اجازت سے جمعہ کو ہی تعطیل کی جاتی ہے۔

تعطیل جمعہ اور گورنر جنرل

مغربی افریقہ کے ایک ملک سیرالیون میں خاکسار کو خدا کے فضل سے تقریباً بیس سال بطور مبلغ اسلام اور مینیجر احمدیہ سکولز خدمات بجالانے کی توفیق ملی ہے۔ اِس ضمن میں وہاں کا ایک واقعہ یہاں بیان کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ سیرالیون میں برٹش راج کے دوران سیرالیون کے گورنر جنرل سال میں ایک مرتبہ ضرور ملک کے اکثر بڑے بڑے اور اہم سکولوں کا معائنہ کیا کرتے تھے۔ سیرالیون میں ہمارا احمدیہ سنٹرل سکول "بو" بھی اپنی کارکردگی اور شہرت کے لحاظ سے اہم سکولوں میں شمار ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے۔ ۱۹۵۲ء میں انگلستان سے آمدہ نئے گورنر جنرل سر جالس ہڈسن "بو" شہر کے سکولوں کے معائنہ کے لئے جمعہ کے روز آگئے۔ جمعہ کی تعطیل کی وجہ سے ہمارا سکول بند تھا اور خاکسار سکول کے ایک نئے بلاک کی تعمیر کی نگرانی کر رہا تھا جس کے لئے حسب قواعد سیرالیون گورنمنٹ نے ۳۰۰ پونڈ گرانٹ بھی دی تھی۔ گورنر جنرل بمع عملہ ڈائرکٹر تعلیم کی معیت میں اچانک ہمارا سکول دیکھنے کے لئے آ گئے۔ خاکسار نے استقبال کے بعد عرض کیا کہ مذہبی لحاظ سے جمعہ چونکہ مسلمانوں کے لئے خاص عبادت کا دن ہے اسلئے اِس مبارک دن کے تقدس کے پیشِ نظر محکمہ تعلیم کی اجازت سے ہمارے سب احمدیہ اسلامی سکولوں میں ہفتہ واری تعطیل جمعہ کو کی جاتی ہے اور اتوار کو سکول لگتے ہیں۔ غالباً ڈائرکٹر صاحب تعلیم انہیں یہ پہلے بتا بھی چکے تھے۔ اِس پر گورنر جنرل صاحب نے تعجب کیا اور کہا کہ مَیں سمجھتا تھا کہ مسلمانوں میں اپنے مذہبی شعائر کو اِس حد تک اہمیت دینے والے اب نہیں ہیں کہ اتوار کے مقابل پر سکولوں میں جمعہ کو تعطیل منانے لگیں

ایک سوال کا جواب

اس کے بعد گورنر جنرل صاحب نے پوچھا کہ کیا آپ کے سکولوں میں سے عیسائی سٹاف اور عیسائی اور غیر مسلم طالب علموں کے لئے بھی اتوار کو حاضری لازمی ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ ہاں لازمی ہے اور ملازمت اور سکول میں داخلہ سے پہلے اُن پر یہ صورتِ حال اچھی طرح واضح کر دی جاتی ہے۔ نیز ہمارے مشن کی طرف سے اُنہیں اتوار کے روز گرجوں میں عبادت کے لئے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کی رخصت دیدی جاتی ہے مگر اکثر از خود اس رخصت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے نیز سکول کے ٹائم ٹیبل کے مطابق روزانہ ہمارے دینی پیریڈ میں بھی عیسائی استادوں اور طلبہ کا شریک ہونا لازمی نہیں ہے۔ وہ علیحدہ کمرے میں جمع ہوتے اور اپنے طور پر دعا وغیرہ کر لیتے ہیں۔

گورنر جنرل نے زیرِ تعمیر عمارت دیکھی تو ڈائریکٹر صاحب تعلیم نے کہا کہ اِس عمارت کی بلڈنگ کی گرانٹ ایک سال سے ادا ہو چکی ہوئی ہے۔ اس پر گورنر جنرل نے مجھ سے دریافت کیا کہ پھر اس عمارت کی تکمیل میں اتنی دیر کیوں لگ رہی ہے؟ مَیں نے عرض کیا کہ گرانٹ کی رقم کافی نہ تھی اور اب ہم آہستہ آہستہ اپنے خرچ پر عمارت مکمل کر رہے ہیں۔ اِس پر انہوں نے کہا کہ کسی انجینئر کی تصدیق سے حالات پیش کر کے مزید بلڈنگ گرانٹ کے لئے درخواست دیدیں۔ پھر سکول کا ریکارڈ دیکھا اور لاگ بک (Log Book) میں بلڈنگ گرانٹ کے لئے کی سفارش کر کے لکھا کہ چونکہ جمعہ مسلمانوں کا ہفتہ واری مذہبی دن ہے اس لئے آج اِس سکول میں تعطیل تھی۔ ان کے رخصت ہونے سے پہلے انہیں انگریزی میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔

دُعائے مغفرت

خاکسار کے خُسر مکرم نور ماہی صاحب بھٹی (موصی) بعمر تقریباً سو سال ۳/۴ اگست کی درمیانی شب وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نہایت متقی، پرہیزگار، تہجد گزار بزرگ تھے سلسلہ کے ساتھ اور خلافت کے ساتھ والہانہ تعلق رکھتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

محمد اسلم ایاز
کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یہ ارشادِ الٰہی قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتلائی گئی ہے یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو عہد کیا ہوا ہے کہ "مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اُسے پورا کرے اور اپنے قول و فعل سے دین اسلام کو زندہ کرے اور شریعت کو قائم کرے۔

پس جو شخص جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتا ہے اور جس پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہدِ بیعت کو اپنے اقوال اور اپنے افعال سے سچ کر دکھایا ہے اور حقیقت میں یہی سچے مسلمان ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے وقفِ جدید کیلئے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں مَیں اس غرض کو تب بھی پورا کرونگا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔" (الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

پس جملہ انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ وقفِ جدید کے وعدہ جات کی وصولی کے سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیں اور اس طرح سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی مخلص مومن کے ثواب میں کمی نہیں کرتا بلکہ قدم قدم پر اُسے اجر دیتا ہے۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

اگر کسی صاحب کو عبد الرشید صاحب باسط مکان ۵۲۲/۲۴ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (سابقہ پتہ) کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر دارالقضاء کو اس کے متعلق مطلع فرمادیں۔ اگر عبد الرشید صاحب باسط خود پڑھیں تو دفتر کو اپنے موجودہ پتہ سے مطلع فرمادیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعاء

۱- میری اہلیہ عرصہ ۶ سال سے بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(غلام احمد خان۔ دارالقادر، فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۲- میرے خُسر محترم شیخ فتح علی صاحب سابق مینیجر ناصر آباد فارم (سندھ) عرصہ دراز سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(عبد اللطیف شاہد پاک کلاتھ اسٹور کنڑی (سندھ) ضلع تھرپارکر)

۳- خاکسار کا لڑکا عبد المنان جو بسلسلہ روزگار بیرون پاکستان مقیم ہے ۷/۱۲ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(عبد القادر بھٹی B-14 لالہ زار کالونی۔ جہلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام اگست میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کریں (مہتمم تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۴۰:

میں مسعودہ بیگم بیوہ چوہدری برکت علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر/۱۰۰۰ روپے بذمہ خاوند تھا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

اللامتہ: مسعودہ بیگم بیوہ چوہدری برکت علی صاحب ۵/۶ ۱۸/۲۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: نصیر احمد ابن چوہدری غلام احمد صاحب ۱۸/۴۹ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد: مبشر احمد زاہد ابن چوہدری برکت علی صاحب پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۳۲۴۱:

میں مبارکہ امینہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی ۵ ماشہ مالیتی/۲۴۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

اللامتہ: مبارکہ امینہ۔ بیت الحبیب ۱۳/۱۲ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد: چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی وصیت نمبر ۱۲۰۹۶ والد موصیہ۔ گواہ شد: مجید احمد بشیر وصیت نمبر ۲۱۶۵۰۔ برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۴۲:

میں ماسٹر محمد رمضان ولد چوہدری نواب دین صاحب قوم جٹ پیشہ سکول مدرس عمر تقریباً ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ کوٹ احمدیہ ضلع بدین (سندھ) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زرعی اراضی ۱۲ ایکڑ واقع گوٹھ کوٹ احمدیہ مالیتی/۳۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ/۴۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ماسٹر محمد رمضان حال بستی غریب آباد ڈاکخانہ اسمٰعیل آباد ضلع ملتان۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن سیکرٹری مال کالونی ملز اسمٰعیل آباد ملتان۔ گواہ شد: ظفر محمود ولد سلطان علی صاحب قائد مجلس جماعت احمدیہ اسمٰعیل آباد

مسل نمبر ۲۳۲۴۳:

میں بشریٰ صدیقہ زوجہ ماسٹر محمد رمضان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ کوٹ احمدیہ ضلع بدین بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زیور طلائی ۲ تولہ ۳ ماشہ مالیتی/۱۳۵۰ روپے۔ نقد وصولی حق مہر/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

اللامتہ: بشریٰ صدیقہ حال بستی غریب آباد عقب کالونی ملز اسمٰعیل آباد ملتان۔ گواہ شد: عبدالرحمٰن ولد چوہدری حسن دین صاحب سیکرٹری مال کالونی ملز اسمٰعیل آباد۔ گواہ شد: ظفر محمود ولد سلطان علی صاحب قائد مجلس جماعت احمدیہ کالونی ملز اسمٰعیل آباد۔

مسل نمبر ۲۳۲۴۴:

میں صفیہ نظام زوجہ محمد احمد صاحب نظام قوم رکھی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند/۱۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۳ ماشہ مالیتی/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

اللامتہ: صفیہ نظام ۵/۶ فیوچیٹ سٹوڈیو گول بازار ربوہ۔ گواہ شد: امجد احمد نظام ولد محمد احمد نظام پسر موصیہ۔ گواہ شد: محمد احمد نظام ولد میاں نظام الدین صاحب خاوند موصیہ، فیوچیٹ سٹوڈیو۔ گولبازار ربوہ

اداریہ بقیہ صفحہ ۳

محض قول سے کچھ نہیں بنتا

(بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۴، ۳۷۵)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ الٰہی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے تحت ابتلاء اسی لئے آتے ہیں کہ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ کی رو سے مومنوں کا صدق اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے اور مومن چھپے ہوئے منافقوں سے آگاہ ہو کر ان کے شر سے بچ جائیں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ الٰہی جماعتوں کے لئے جب بھی ابتلاء اور آزمائش کی شکل میں کوئی بیرونی خطرہ پیدا ہوتا ہے تو خفیہ طور پر سر اٹھانے والا اندرونی خطرہ از خود آشکار ہو جاتا ہے اور اس طرح مومنوں کو ہر قسم کے خطرات کا [illegible] مقابلہ کر کے تائید ایزدی ان سے [illegible] اور شاہراہ ترقی پر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے اور بڑھاتے چلے جانے کا موقع مل جاتا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم عطاء اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ مبارک آباد فارم سندھ۔ عرصہ سے گردہ میں پتھری کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپریشن بھی کروایا گیا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین!

(محمد صالح زاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲) میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ چک ۸۹ ج ب رتن تحصیل و ضلع لائلپور بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار۔ درد شقیقہ اور ورم بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین!

(نذیر احمد ہیڈ۔ چک ۸۸ ج ب رتن)

قائدین مجالس اگلے سال کے لئے تشخیص بجٹ اور فہرست تجنید ماہ اگست میں ارسال فرما دیں! (مہتمم تجنید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اسلام نے ہمیں یہ ایسی جامع دعا سکھائی ہے جو ہر قسم کی انسانی ضرورتوں پر حاوی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرمایا کہ ایک اور گروہ ایسا ہے جو یہ دعا کرتا رہتا ہے کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی الٰہی ہمیں دنیا میں بھی عزت بخش اور آخرت میں بھی ہمارے مقام کو بلند کر۔ اگر ہمیں دنیا ملے تو ہم اُسے اپنی ذات کے لئے استعمال نہ کریں بلکہ تیرے دین کی شوکت ظاہر کرنے کے لئے استعمال کریں اور تیری رضا اور خوشنودی کے لئے اُسے صرف کریں۔ اگر ایسا ہو تو پھر انسان کو دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور بھی اس کا مرتبہ بڑھتا ہے۔ یہ دعا جو اسلام نے ہمیں سکھائی ہے بظاہر بہت چھوٹی سی دعا ہے لیکن ہر قسم کی انسانی ضرورتوں پر حاوی ہے۔ انسان کہتا ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً اے ہمارے ربّ ہم کو اِس دنیا میں حسنہ دے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حسنہ کا جو لفظ استعمال فرمایا ہے یہ درست نہیں۔ حسنات کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے تھا جس کے معنے بہت سی نیکیوں کے ہیں مگر یہ اعتراض عربی زبان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر یہاں حسنات کا لفظ ہوتا تو اس کے معنے یہ ہوتے کہ ہمیں کچھ ایسی چیزیں ملیں لیکن حسنہ کے یہ معنے ہیں کہ ہمیں جو کچھ ملے خیر ہی ملے۔ پس رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً کے یہ معنے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! دنیا میں ہم کو جو کچھ دے حسنہ دے۔ روٹی دے تو حلال ہو طیّب ہو پچنے والی ہو۔ کپڑا دے تو حلال دے طیّب دے۔ ضرورت کے مطابق دے ننگ ڈھانکنے والا دے پسندیدہ دے۔ بیوی دے تو ایسی دے جو ہمدرد ہو۔ ہم خیال ہو۔ دیندار ہو۔ محبت کرنے والی ہو۔ نیکی میں تعاون کرنے والی ہو۔ بچے پیدا کرنے والی ہو۔ ان بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو۔ مکان دے تو مبارک ہو۔ وہ بیماریوں والا گھر نہ ہو۔ سل دِق اور ٹائیفائیڈ کے جراثیم اُس میں نہ ہوں۔ کوئی چیز ایسی نہ ہو جو صحت پر بُرا اثر کرنے والی ہو۔ کوئی ہمسایہ ایسا نہ ہو جو دُکھ دینے والا ہو۔ وہ ایسے محلہ میں نہ ہو جہاں کے رہنے والے بُرے ہوں۔ وہ ایسے شہر میں نہ ہو جسے تُو میرے لئے اچھا نہ سمجھتا ہو۔ ہمیں حاکم دے تو ایسے دے جو رحم دل ہوں۔ تقویٰ سے کام لینے والے ہوں۔ انصاف سے کام لینے والے ہوں۔ ماتحتوں سے محبت کرنے والے ہوں۔ ہمیں استاد دے تو ایسے دے جو علم رکھنے والے اور اچھا پڑھانے والے ہوں۔ وہ شوق سے پڑھائیں وہ ظالم نہ ہوں۔ خرابیاں پیدا کرنے والے اور دوسروں کو ورغلانے والے نہ ہوں۔ دوست دے تو ایسے دے جو خیر خواہ ہوں محبت کرنے والے ہوں، مصیبت میں کام آنے والے ہوں۔ خوشی میں شریک ہونے والے ہوں۔ دکھوں میں ہاتھ بٹانے والے ہوں۔ غرض رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً اے ہمارے ربّ! دنیا میں ہم کو وہ چیز دے جو حسنہ ہو۔ پس یہاں حسنات کی بجائے حسنہ کا لفظ رکھ کر اُس کے مفہوم کو خدا تعالیٰ نے وسیع کر دیا ہے۔ اور جب مومن یہ دعا کرتا ہے تو دوسرے الفاظ میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدایا مجھے ہر وہ چیز دے جو میری ضرورت کے مطابق ہو اور پھر وہ چیز ایسی ہو جو نہایت اچھی ہو مگر اچھی چیز کے لئے اَور الفاظ بھی استعمال ہو سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے وہ الفاظ استعمال نہیں کئے بلکہ حسنہ کا لفظ استعمال کیا ہے اس لئے کہ یہ لفظ ظاہری اور باطنی دونوں خوبیوں پر دلالت کرتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک چیز اپنے فوائد اور خوبیوں کے لحاظ سے اچھی ہو مگر ظاہری صورت کے لحاظ سے اچھی نہ ہو مثلاً کسی شخص کی بیوی بڑی با اخلاق ہو مگر فرض کرو وہ نکٹی ہے یا اندھی ہے یا بہری ہے تو وہ حسنہ نہیں کہلائے گی حسنہ وہی بیوی کہلائے گی جس کے اخلاق بھی اچھے ہوں۔ شکل بھی اچھی ہو۔ ظاہر بھی اچھا ہو اور باطن بھی اچھا ہو۔ تو حسنہ کا لفظ ظاہری اور باطنی دونوں خوبیوں پر دلالت کرتا ہے اور مومن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ خدایا مجھے جو چیز بھی دے وہ ایسی ہو جو ظاہری اور باطنی دونوں خوبیاں رکھتی ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم جزو دوم صفحہ ۴۲۵، ۴۲۶)

درخواست دعا

ہمارے بزرگ قریشی محمد ابراہیم صاحب آف کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد زاہد ابن مبارک احمد صاحب حقانی دارالرحمت غربی ربوہ)

مسلسل زلزلوں سے عیسیٰ خیل، کالاباغ اور کندل کی تباہی کا خطرہ

ماہرینِ طبقات الارض نے حکومت کو رپورٹ پیش کر دی

"راولپنڈی ۸ ر اگست (پ پ ا) میانوالی پہنچنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے تین اہم تاریخی قصبے عیسیٰ خیل، کالاباغ اور کندل کسی بھی وقت زلزلہ سے تباہ ہو سکتے ہیں۔ اسلام آباد اور لاہور کے دو ماہرین طبقات الارض امتیاز احمد اور منصور احمد نے انکشاف کیا ہے کہ عیسیٰ خیل کے قریب زیرِ زمین بعض خرابیوں کا پتہ چلا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زلزلہ کے مسلسل جھٹکوں کی وجہ سے کالاباغ اور کندل کے علاقے بھی متاثر ہو گئے ہیں۔ ان ماہرین نے حکومت کو ایک جامع رپورٹ پیش کی ہے اور سفارش کی ہے کہ اِس معاملہ کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جائے تاکہ بروقت حفاظتی اقدامات کئے جا سکیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۹ ر اگست ۱۹۷۷ء صفحہ اوّل)

ملتان کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ

جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)

چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۳۸۸۳

بجلی کی رَو بار بار بند ہو جانے کی شکایت

ربوہ میں بجلی کی رَو بار بار بند ہو جانے کی دیرینہ شکایت تاحال جاری ہے چنانچہ گذشتہ کئی دنوں سے وقفہ وقفہ سے بار بار بجلی کی رَو میں تعطل واقع ہوتا رہتا ہے اور یہ شکایت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ گرمی اور حبس کے اِس موسم میں بجلی کی یہ خرابی بہت تکلیف اور پریشانی کا موجب ہوتی ہے۔

ہم پہلے بھی محکمہ بجلی کے ذمہ دار حکام کو کئی بار اِس کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں اب پھر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اہلِ ربوہ کی اِس دیرینہ تکلیف کا تدارک کرنے کے لئے مؤثر اقدام کریں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے تیسرے بیٹے عزیزم منور احمد انور بی اے اسسٹنٹ انچارج آفس مسلم کمرشل بنک میرپور خاص کو مورخہ ۶/۲۷ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم منشی محمد حسین صاحب سابق کاتب البدر و الفضل کا پڑپوتا اور مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب قریشی آف دہلی دروازہ لاہور کا پڑنواسہ ہے۔ عزیز کا نام بشیر احمد عامر تجویز کیا گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح متعمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

(شوکت حسین شاد قادیانی مولوی فاضل حال میرپور خاص سندھ)